OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u5.v5.04(21)41-51

خیبر پختونخواہ میں جرائم کے ثانوی اسباب کا تحقیقی مطالعہ

A research study of Secondary Causes of Crimes in Khyber Pakhtunkhwa

Nasib Ali Khan
PhD Scholar, Department of Islamic Studies & Research, University of Science and Technology Bannu.
Email: suranione@gmail.com

Dr. Irfan Ullah
Chairman Department of Islamic studies & Research University of Science and Technology Bannu.

Received on: 05-10-2021 Accepted on: 07-11-2021

Abstract

Crimes are limited to the key principles of a Society as well as the law enforced. Hence crimes in the different societies may vary and similarly its causes too. Although the root causes of crimes are mostly common among the different societies, but when we try to explore the causes of crimes in a specific society, then we come across different branches of basic causes, which definitely effect the abnormalities of crimes rate in that specific area. This is a quantitative research which is designed to investigate the secondary causes of crimes in Khyber Pakhtunkhwa. The study covers the period for 2011-2020. In this regard, the reported crimes cases in the Khyber Pakhtunkhwa were collected from the respective Govt. Department(s), which were thereafter reorganized and categorized into six major classes i.e. Murder, Hurt, Rape, Theft, Robbery and Kidnapping, while rest of the cases were placed in the category of miscellaneous or other crimes.

Keywords: Crime, Hudood, Qisas & Diyat, Tazirat, Khyber Pakhtunkhwa

جرم کا لغوی معنٰی:

لفظ جرم کا اصل مادہ "ج-ر- م،، ہے، لغوی طور پر یہ درج ذیل معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔اَلجَرَمُ کا معنٰی ہے کاٹنا، جَرَمہ (قَطَعَہ) اس نے اسے کاٹا،شَجَرَة جَرِیمَۃ کٹے ہوئے درخت کو کہتے ہیں۔اس کا اسمِ فاعل جَارِم ہے،قَوم جُرَم وَجُرَام یعنی کاٹنے والی قوم۔تَمرُ جَرِیم توڑے ہوئے کھجور کو کہتے ہیں۔اَجرَمَ اس (پھل وغیرہ) کے توڑنے کا وقت آ گیا۔اَلجُرَامَۃ پکے ہوئے کھجور کو کہتے ہیں۔اَلجُرَامَۃُ یعنی جب کھجور پک کر درخت سے گر جائے۔جَرَمْتُ صوف الشاۃ،"میں نے بھیڑ کی اون کاٹی"

تَجَرَمَ ذَالِکَ القَرنُ کا معنٰی ہے یہ عہد یا زمانہ گزر گیا۔اور "تَجَرَّمَ اللیل" کا معنٰی ہے،رات ختم ہو گئی۔[1]

جَرِیْمَۃٌ "گناہ" کو کہتے ہیں، جس سے جَرَمَ، اَجْرَمَ اور اِجْتَرَامَ بنتے ہیں جو ایک ہی معنٰی رکھتے ہیں یعنی "گناہ کرنا"۔اس سے مراد ہر وہ

مثبت یا منفی فعل ہے جس پر قانونی طور سے سزادی جائے۔ جرُم (راء پر پیش کے ساتھ) کا معنٰی ہے بڑے بڑے جرم والا ہونا،جرم الرجل کا مطلب ہے جرم کرانا۔قرآن مجید میں آیا ہے:"---وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ---"[2]

تَجَرَّمَ عَلَيَّ فُلانٌ کا معنٰی ہے کہ اس نے مجھ پر ایسے گناہ کی تہمت لگائی جو میں نے کیا ہی نہیں، پس یہاں تَجَرَّمَ کا معنٰی "گناہ کی تہمت لگانا" ہے۔[3]

جِرْم "جسم" اور جَرْيم "بڑے جسم" کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے۔ نیز جِرْم کا اطلاق کاٹنے یا کسب پر بھی ہو گا جیسا کہ اَلْجَرمُ کا معنٰی درخت سے پھل کاٹنے کے ہیں اور والجرامۃ" درخت سے گری ہوئی کھجوروں یا کسی چیز کی ضائع شدہ ورد ی حصہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اسی طرح اِجتَرَمَ وغیرہ[4]۔

جرم بمعنٰی قطع بطور استعارہ مستعمل ہے جیسا کہ :جَرَمْتُ صوف الشاۃ،"میں نے بھیڑ کی اون کاٹی" اسی طرح کہا جاتا ہے:تَجَرَّمَ اللیل"رات ختم ہو گئی"۔[5]

جرم کی اصطلاحی تعریف:(Technical Meaning of Crime)

"جرم" عام زبان میں کسی غیر قانونی فعل کو کہتے ہے جس کے ثابت ہونے پر ریاست کسی شخص یعنی مجرم کو سزا دینے کا مجاز رکھتا ہو۔ مختلف معاشروں میں جرم اور اس کی سزا کی نوعیت مختلف ہوتی ہے، جیسا کہ غیر اسلامی معاشرے میں شراب نوشی کوئی جرم نہیں اس لئے وہاں اس کی کوئی سزا بھی نہیں ہوتی۔ لیکن اسلامی معاشرے میں شراب سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالٰی ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"[6]

"اے ایمان لانے والو بے شک شراب، جوا، بت پرستی، فال نکالنے والے تیر، یہ سب گندگی اور شیطانی اعمال ہیں، تم ان سے دور ہٹ جاؤ تاکہ تم دین و دنیا میں سرخرو ہو سکو"

اسلامی نقطہ نظر سے "جرم سے مراد کوئی ایسا کام کرنا جس کی شرعی لحاظ سے ممانعت کی گئی ہو یعنی وہ عمل کرنا جسے اللہ تعالٰی نے حد یا تعزیر کے ذریعہ منع کر دیا ہو "جرم" کہلاتا ہے۔"[7]

اس کے علاوہ جرم کی مختلف تعریفات کی گئی ہے جیسا کہ :

(1) جرم وہ فعل ہوتا ہے جو قانونی طور پر ممنوع ہو۔

(2) جرم وہ فعل یا ترکِ فعل ہوتا ہے جو ریاست کی طرف سے قابل سزا تصور کیا جاتا ہو۔

(3) ایسے حرام افعال کا ارتکاب کرنا جن پر دنیا یا آخرت میں سزا کا اطلاق ہوتا ہو۔

(4) جرم سے مراد وہ تمام ممنوعاتِ شرعیہ ہیں جن سے خدا تعالٰی نے بذریعہ حدود یا تعزیرات منع کیا ہو۔[8]

جرم وگناہ کی تاریخ(History & Origination of Crime)

جرم اور گناہ کی ابتداءاس وقت ہوئی جب ملعون شیطان کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم ملااوراس نے انکار کیا:

"وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ ----------وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ "[9]

"اور جب ہم نے حکم دیاملائکہ کو سجدہ کرنے کا حضرت آدمؑ کو تو سب نے سجدہ کیامگر انکار کیاابلیس نے اور بن گیاوہ کافر غرور میں آکر"۔

اس کائنات میں جرم کی ابتداءاس وقت ہوئی جب قابیل نے ہابیل کا قتل کیاجس کے بعد جرم کی مختلف صورتیں مختلف معاشروں میں پروان چڑھے۔قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے:

"فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ"[10]

"پھر اس (قابیل) کے نفس نے اس کے لئے اپنے بھائی (ہابیل) کا قتل آسان (اور مرغوب) کر دکھایا، سو اس نے اس کو قتل کر دیا، پس وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا"

جرائم کے اقسام:

اسلام میں بعض جرائم ایسے ہیں جن کی مخصوص سزائیں مقرر کی گئی ہیں جس میں کمی وبیشی کااختیار کسی فرد یاجماعت کو حاصل نہیں ہوتاجبکہ بعض جرائم کی سزاؤں میں حالات اور جرم کی نوعیت کے لحاظ سے کمی یابیشی کااختیار دیاگیاہے۔سزاکے لحاظ سے جرائم کی کی تین قسمیں ہیں۔

1: حدود 2: قصاص ودیت 3: تعزیرات

جرائم حدود:

حدود، حد کی جمع ہے۔ جس کے معنے دوچیزوں کے درمیان امتیاز کرنے کے ہیں، تاکہ ایک دوسرے سے خلط ملط نہ ہو جائے۔ یاایک دوسرے سے تاجاوزنہ کر جائیں۔ حد کا لفظ کسی چیز کے منتہاءپر بھی بولا جاتا ہے۔اور کسی چیز کا منتہاءاس کی حد ہوتی ہے۔اس سے "حدود الارض" اور حدود الحرم" کے الفاظ بنائے گئے ہیں۔پڑوس پر بھی اس لفظ کااطلاق ہوتاہے جیسے "فلاں حدید فلان "یعنی اس کاگھر اس کے پڑوس میں ہے۔ خیر سے شر کی طرف پھیر دینے کو بھی حد کہتے ہیں۔ چنانچہ امام لیث سے بھی یہ معنی منقول ہیں[11]۔

حد یاحدود کالفظ قرآن مجید میں چودہ14 مقامات پر بیان گیاکیاہے۔

سورۃ البقرہ میں سات دفعہ، دودفعہ سورۃ النساء، سورۃالتوبہ میں دو دفعہ، سورۃ المجادلہ میں ایک جبکہ سورۃ الطلاق میں دو دفعہ آیاہے۔

یہ وہ جرائم ہیں جن کی سزا "حد" مقرر کی گئی ہے اور حد وہ متعین سزاہے جو حق اللہ کے طور پر مقرر کی گئی ہو[12]۔اس تعریف میں حد متعین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سزاکی مقدار اور کیفیت متعین ہواوراس کا کوئی اونچایانیچادرجہ نہ ہواور حق اللہ کا مطلب یہ ہے کہ فرد، جماعت یاارباب اقتدار اس سزاکو نہ ساقط کر سکتے ہیں اور نہ اس میں ترمیم یا کمی وبیشی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا حد کی ایک تعریف یوں بیان کی گئی ہے، "حد وہ

سزا ہے جو اسلام نے مقرر کر دی ہے جو ثبوتِ جرم کی شرائط پوری ہونے کے بعد لازماً دی جاتی ہے اور جس میں کمی بیشی کا اختیار کسی کو نہیں[13]۔،، اور "حد سے مراد وہ سزا ہے جس کا قرآنِ حکیم یا سُنتِ رسول ﷺ نے حکم دیا ہو"[14]

ان جرائم پر سزا مصالح ضروریہ اور مفادِ عامہ کی وجہ سے دی جاتی ہے، یعنی لوگوں کو تحفظ اور سلامتی فراہم کی جائے اور فتنہ وفساد کو ختم کیا جائے۔ ہر وہ جرم جس کے نتیجے میں عام لوگوں کو نقصان پہنچتا ہو اور اس پر سزا دیے جانے سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہو، وہ سزا "حق اللہ،، تصور ہو گی۔ بقاء انسانیت کے لئے جرم پر بھی نص موجود ہے اور سزا بھی نص کے ذریعے مقرر ہے اور یہ اللہ کے حقوق ہیں جن میں تخفیف و تشدید قبول نہیں ہوتی۔

مفتی محمد شفیعؒ نے قرآن حدیث کی روشنی میں چار جرائم شمار کئے ہیں جن پر متعین سزاؤں کو اصطلاحِ شرع میں حدود کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی جرائم کی سزا امیر یا قاضی، حالات و واقعات، جرم کی حیثیت اور ماحول وغیرہ کو مد نظر رکھ کر صادر کر سکتا ہے جن (سزاؤں) کو اصطلاحِ شرع میں تعزیر کہا جاتا ہے، ان کے مطابق حدودِ شرعیہ چار ہیں۔ چوری۔ کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔ شراب۔ زنا کرنا"[15]۔ بعض فقہا کے نزدیک "شریعت نے پانچ جرائم کی سزاؤں کو "حد" کہا ہے، یعنی۔ چوری۔ ڈاکہ زنی و راہزنی۔ زنا۔ تہمتِ زنا۔ شراب نوشی[16] "۔ عبدالقادر عودہ شہیدؒ کے مطابق جرائم کے مندرجہ ذیل سات حدود ہیں[17]۔

1: زنا

2: تہمتِ زنا

3: شراب نوشی

4: چوری

5: خوں ریزی وغارت گری

6: ارتداد

7: بغاوت

فقہائے کرام ان جرائم کو بھی حدود کہتے ہیں اور ان کے نتیجے میں دی جانے والی سزاءوں کو بھی لفظ "حدود،، سے تعبیر کرتے ہیں مگر سزائوں کے ساتھ لفظ "جرم" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً حدِ سرقہ اور حدِ قذف وغیرہ۔

قصاص و دیت کی تعریف:

یہ ایسے جرائم ہیں جن پر قصاص یا دیت کی سزا دی جاتی ہے۔ حدود کی طرح قصاص اور دیت کی سزائیں بھی متعین ہیں لیکن یہ افراد کا حق ہیں یعنی متضرر شخص اگر چاہے تو جانی زیادتی کرنے والے کو معاف کر سکتا ہے اور اس کے معاف کرنے سے سزا ساقط ہو جائے گی۔ یہ جرائم بقائے انسانیت اور اس کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں۔ قصاص اور دیت کے جرائم پانچ ہیں۔

1: قتلِ عمد 2: قتلِ شبہ عمد 3: قتلِ خطاء

4: مار ڈالنے کے سوا بالارادہ زیادتی

5: مار ڈالنے کے سوا بلاارادہ زیادتی مار ڈالنے یا جان لینے کے سوا زیادتی کا مطلب ایسی زیادتی ہے س سے موت واقع نہ ہوتی ہو مثلاً زخمی کرنا اور مار نا پیٹنا وغیرہ۔ فقہاء عموماً اس نوع کو جنایات (جرائم) کے باب میں درج کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک جِنایات کا اطلاق اسی قسم کے افعال پر ہوتا ہے[18]۔

تعزیر کی لغوی تعریف:

تعزیر کا اصل مادہ "ع۔ز۔ر،، ہے اور اس کے لغوی معانی درج ذیل ہیں۔

1: ملامت کرنا، مدد کرنا 2: حدِ شرعی سے کم سزا دینا 3: تعظیم و تکریم کرنا

تعزیر کی اصطلاحی تعریف:

تعزیر اس سزا کو کہتے ہیں جو قرآن یا سنت میں معین نہ ہو۔[19]

جرائم کے ثانوی اَسباب کا جائزہ:

آج کے جدید دور میں دنیا کا کوئی بھی معاشرہ پوری طرح جرائم سے پاک نہیں ہو سکتا، کیونکہ جرائم کے پیچھے بہت سے ایسے عوامل یا اسباب ہوتے ہیں جن سے متاثرہ افراد کبھی کبھار مجبوراً مجرمانہ اقدام اٹھا لیتے ہیں۔ اسلئے ضروی ہے کی سب سے پہلے جرائم کے ان اسباب کا پتہ لگایا جائے جن کی وجہ سے کوئی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جرائم کا سد باب ان اسباب کو جاننے بغیر ممکن نہیں۔ اسی سلسلے میں خیبر پختونخواہ میں جرائم کے اسباب کے بارے میں مخصوص اضلاع کے محدود آبادی سے معطیات بذریعہ سوالنامہ جمع کئے گئے، جن کی بنیاد پر جرائم میں اضافے کے اسباب کے بارے میں مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے گئے:

1۔ قتل کے اَسباب:

جدول نمبر 4.1

نمبر شمار	مطلوبہ اَسباب	نتائج معطیات
1	مال و جائیداد کا تنازعہ	% 94.44
5	مستورات کا تنازعہ	% 91.67
2	آنا پرستی اور غیرت	% 84.72
3	تعلیم و تربیت کا فقدان	% 66.67
4	کاروباری لین دین میں دھوکہ	% 59.72

6	معاشرتی ناانصافی	% 55.56
7	منشیات کا استعمال وجوا بازی	% 51.39

تجزیہ:

مال و جائیداد کے تنازعات خیبر پختونخواہ میں قتل کے واقعات کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ قتل کے واقعات کے اسباب میں دوسرے نمبر پر مستورات کے تنازعات جبکہ صوبے میں قتل کے واقعات کی تیسری بڑی وجہ آنا پرستی اور غیرت ہے۔ دیگر اَسباب میں تعلیم و تربیت کا فقدان، کاروبار اور لین دین میں دھوکہ، معاشرتی ناانصافی اور منشیات کے استعمال اور جوبازی جیسے عوامل شامل ہیں۔

2۔جسمانی تشدد کے اَسباب:

جدول نمبر 4.2

نمبر شمار	مطلوبہ اَسباب	نتائج معطیات
1	مال و جائیداد کا تنازعہ	% 88.89
5	آنا پرستی اور غیرت	% 84.72
2	مستورات کا تنازعہ	% 70.83
3	کاروباری لین دین میں دھوکہ	% 70.83
4	تعلیم و تربیت کا فقدان	% 65.28
6	ناانصافی	% 55.56
7	منشیات کا استعمال وجوا بازی	% 51.39

تجزیہ:

خیبر پختونخواہ میں جسمانی تشدد کے واقعات کے اسباب میں مال و جائیداد کا تنازعہ سرفہرست ہے۔ان واقعات کی دوسری وجہ آنا پرستی اور غیرت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ تیسری وجہ مستورات کے تنازعات اور کاروبار میں دھوکہ سامنے آئے ہیں جبکہ دیگر اَسباب میں بالرتیب تعلیم و تربیت کا فقدان، کاروبار اور لین دین میں دھوکہ، معاشرتی ناانصافی اور منشیات کے استعمال اور جوبازی جیسے عوامل شامل ہیں۔

3۔ جنسی زیادتی (بدفعلی) کے اسباب:

جدول نمبر 4.3

نمبر شمار	مطلوبہ اَسباب	نتائج معطیات
1	الیکٹرانک میڈیا کا غلط استعمال	% 81.94

5	منشیات کا استعمال و جوا بازی	% 75.00
2	بروقت نکاح نہ کرانا	% 69.44
3	غربت اور بیروزگاری	% 66.67
4	ذاتی خوف اور شرمندگی کی وجہ سے رپورٹ درج نہ کرنا	% 65.28
6	تعلیم و تربیت کا فقدان	% 59.72
7	ذاتی دشمنی	% 43.06

تجزیہ:

چونکہ جنسی زیادتی یا بعد فعلی کے خلاف درج شدہ واقعات کی مجموعی تعداد دوسرے جرائم کی نسبت کافی کم ہے لیکن اس میں اضافے کا تناسب دیگر جرائم کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔ موصول شدہ معطیات کے بنیاد پر جنسی زیادتی یعنی بد فعلی میں اضافے کا سبب الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال ہے۔ منشیات کا استعمال اور جوا بازی اس کا دوسرا بڑا سبب ہے، جبکہ تیسری وجہ نوجوان طبقہ کی بروقت نکاح نہ کرانا ہے۔ اس کے علاوہ ذاتی خوف اور شرمندگی کی وجہ سے رپورٹ درج نہ کرنا، تعلیم و تربیت کا فقدان وغیرہ بھی کچھ حد تک جنسی تشدد یا بعد فعلی کے اسباب ہو سکتے ہیں۔

4۔ چوری کے اسباب:

جدول نمبر 4.4

نمبر شمار	مطلوبہ اسباب	نتائج معطیات
1	مہنگائی، غربت اور بیروزگاری	% 87.50
5	منشیات کا استعمال و جوا بازی	% 76.39
2	مال و دولت کا لالچ	% 75.00
3	حکومتی اداروں کی غفلت	% 59.72
4	تعلیم و تربیت کا فقدان	% 55.56
6	الیکٹرانک میڈیا کا غلط استعمال	% 52.78
7	ذاتی خوف اور شرمندگی کی وجہ سے رپورٹ درج نہ کرنا	% 29.17

تجزیہ:

موصول شدہ معطیات کی رو سے خیبر پختونخواہ میں چوری کے جرائم مہنگائی، غربت اور بے روزگاری ہی کی وجہ سے واقع ہو رہے ہیں۔ چوری

کے جرائم کی دوسرے بڑی وجہ منشیات کا استعمال اور جوا بازی ہے جبکہ تیسری وجہ مال و دولت کا لالچ ہے۔اس کے علاوہ حکومتی اداروں کی غفلت، تعلیم و تربیت کا فقدان الیکٹرانک میڈیا کا غلط استعمال بھی چوری کے اسباب میں شامل بتائے گئے ہیں۔

5۔ڈکیتی کے اسباب:

جدول نمبر 4.5

نمبر شمار	مطلوبہ آسباب	نتائج معطیات
1	مہنگائی، غربت اور بیروزگاری	% 75.00
2	مال ودولت کا لالچ	% 73.61
3	منشیات کا استعمال وجوابازی	% 72.22
4	حکومتی اداروں کی غفلت	% 58.33
5	تعلیم وتربیت کا فقدان	% 52.78
6	الیکٹرانک میڈیا کا غلط استعمال	% 51.39
7	ذاتی خوف اور شرمندگی کی وجہ سے رپورٹ درج نہ کرنا	% 22.22

تجزیہ:

ڈکیتی اور چوری کے جرائم کے اسباب کافی حد تک آپسمیں میں مماثلت رکھتے ہیں۔ حالانکہ صوبہ بھر میں ڈکیتی کے واقعات میں مسلسل کمی دیکھنے کو ملی ہے۔ سروے کے مطابق مہنگائی، غربت اور بیروزگاری ڈکیتی کے واقعات پر زیادہ منحصر رہے ہیں۔اس کی دوسری بڑی وجہ مال و دولت کا لالچ جیسے عوامل ہیں، جبکہ چوری کی طرح بوجہ منشیات کا استعمال اور جوابازی، ڈکیتی کے وارداتوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

6۔اغواء کاری کے اسباب:

جدول نمبر 4.6

نمبر شمار	مطلوبہ آسباب	نتائج معطیات
1	حصول تاوان	% 88.89
5	ذاتی دشمنی	% 76.39
2	جنسی خواہشات	% 69.44
3	کاروباری لین دین میں دھوکہ	% 69.44
4	حکومتی اداروں کی غفلت	% 59.72

6	مہنگائی، غربت وبیروزگاری	% 52.78
7	ذاتی خوف اور شرمندگی کی وجہ سے رپورٹ درج نہ کرنا	% 16.67

تجزیہ:

معطیات کے تجزیے کے بنیاد پر صوبہ خیبر پختونخواہ میں اغواء کاری کے زیادہ تر واقعات حصول تاوان کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اغواء کاری کے واردات کی دوسری بڑی وجہ ذاتی دشمنی بھی ہے جبکہ تیسرے درجے پر جنسی ہواہشات اور کاروباری لین دین میں دھوکہ دہی اغواء کاری جیسے واقعات کا سبب بنتے ہیں۔

7۔ دیگر جرائم (عام معاشرتی جرائم) کے اسباب:

جدول نمبر 4.7

نمبر شمار	مطلوبہ اسباب	ترتیب وار نتائج معطیات
1	معاملات میں اسلامی اصولوں کی نظر اندازی	% 90.28
2	سوشل اور الیکٹرانک میڈیا کا غلط استعمال	% 81.94
3	مال ودولت کا لالچ	% 81.94
4	آنا پرستی اور غیرت کا مظاہرہ کرنا	% 79.17
5	حکومت کی طرف سے بنیادی حقوق وسہولیات کی عدم دستیابی	% 79.17
6	ناانصافی اور میرٹ کی نظر اندازی	% 73.61
7	ذاتی خطرے کی وجہ سے کسی کو جرم سے نہ روکنا	% 72.22
8	عدالتی کیس پر ناقابل برداشت اخراجات	% 70.83
9	تعلیم وتربیت کا فقدان	% 69.44
10	عدالتی نظام میں سست روی	% 69.44
11	گواہی نہ دینا یا غلط بیانی کرنا	% 68.06
12	پولیس کے ساتھ شہریوں کا عدم تعاون	% 66.67
13	مسئلے کے حل کے لئے عدالت سے رجوع نہ کرنا	% 66.67

14	حکومتی اداروں کے پاس شہریوں کا مشترکہ کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ (DatabaseIntegrated)کا نہ ہونا	% 65.28
15	غربت اور بیروزگاری	63.89%
16	بدعنوانی/رشوت خوری	63.89%
17	جرائم پیشہ افراد کو مالدار لوگوں یا سیاستدانوں کی پشت پناہی حاصل ہونا	% 62.50
18	وی۔آئی-پی(VIP) کلچر	% 62.50
19	تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی	% 61.11
20	مہنگائی کی شرح میں اضافہ	% 59.72
21	قانون سے لاعلمی	% 58.33
22	شہریوں کا فرائض منصبی میں کوتاہی	% 56.94
23	شہریوں کا جرم کے خلاف تھانے میں رپورٹ درج نہ کرنا	% 52.78
24	حکومتی اداروں کا شہریوں کے ساتھ غیر اخلاقی رویہ	% 34.72
25	پولیس کا رپورٹ درج کرانے میں ٹال مٹول کرنا	% 22.22

تجزیہ:

یوں تو معطیات کے شماریاتی تجزیے کی بنیاد پر خیبر پختونخواہ میں دیگر جرائم (عام معاشرتی جرائم) کی شرح میں اضافے کے بہت سے اسباب ترتیب وار پیش کئے گئے ہیں (جدول نمبر 4.7) جن سے باآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ کونسے عوامل کس حد تک مجرمانہ رویوں میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن ان میں جرائم کی سب سے بڑی وجہ "اسلامی قوانین یا اصولوں کی پابندی نہ کرنا" سرفہرست ہے۔ جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح کی دوسرے بڑی وجہ الیکٹرانک و سوشل میڈیا کا غلط استعمال ہے جن سے معاشرتی جرائم کو فروغ ملتی ہے جبکہ تیسرے وجہ مال و دولت کا لالچ ہے ۔اسی طرح جرائم کے دیگر آسباب بھی سامنے آئے ہیں، جن میں بالترتیب آنا پرستی اور غیرت کا مظاہرہ کرنا، حکومت کی طرف سے بنیادی حقوق و سہولیات کی عدم دستیابی، ناانصافی اور میرٹ کی نظر اندازی، ذاتی خطرے کی وجہ سے کسی کو جرم سے نہ روکنا، عدالتی کیس پر ناقابل برداشت اخراجات، تعلیم و تربیت کا فقدان، عدالتی نظام میں سست روی وغیرہ شامل ہیں، جو جدول نمبر 4.7 میں 1 سے لیکر 10 تک ہیں۔

خلاصہ بحث

کلوزاینڈڈ/لائکرٹ سکیل سوالنامہ کے ذریعے جمع کیے گئے معطیات کی بنیاد پر، ٹیسٹ سے پتہ چلتا ہے کہ خیبر پختونخواہ میں رپورٹ ہونے

والے جرائم کی ثانوی وجوہات میں اسلامی تعلیمات کی عدم پاسداری، جائیداد کے تنازعات، مہنگائی، غربت اور بے روزگاری، اور مستورات کے تنازعات، غیرت اور انا پرستی, حکومت کی طرف سے فراہم کی جانے والی سہولیات کا فقدان اور سوشل اور الیکٹرانک میڈیا سر فہرست ہیں۔اس کے علاوہ جرائم کے دیگر اسباب بھی ترتیب وار پیش کئے گئے ہیں۔ نیز حقائق اور نتائج کی بنیاد پر جرائم کے بڑھتے ہوئے تناسب کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے اور معاشرے کی بہتری کے لئے انفرادی اور اجتماعی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

---

[1] أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهانى (المتوفى: 502هـ)، المفردات في غريب القرآن ،دار القلم، الدار الشامية دمشق بيروت،1412 هـ، 192:1

[2] المائده:8/5

3 أبو نصر إسماعيل بن حماد الجوهري الفارابي (المتوفى: 393هـ)، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية،دار العلم للملايين بيروت، 1987 م، ج 5، ص 1885-1886.

4 محمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعى الإفريقى (المتوفى: 711هـ)، لسان العرب،دار صادر بيروت،1414 هـ،225/2

[5]المفرادات فی غریب القرآن،192:1

[6] المائدہ: 90/5

[7] القاضي أبو يعلى ، محمد بن الحسين بن محمد بن خلف ابن الفراء (المتوفى : 458هـ)، الأحكام السلطانية ،دار الكتب العلمية بيروت ، لبنان،2000 م،ص241-

[8] ندوی، مجیب اللہ، اسلامی فقہ، 20:3، زاہد بشیر پرنٹرز، اُردو بازار، لاہور، (س-ن)

9 البقرہ:34/2

[10]المائدہ :30/5

[11] عبد الرحمٰن عبدالعزیزالداؤد:اسلام کانظام تعزیرات، ج3، ص450،

12 كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسي المعروف بابن الهمام (المتوفى: 861هـ)،فتح القدير،دار الفكر بيروت، 1414 هـ

13 حسینی،سیدعطاءاللہ،کراچی،"اسلامی نظام،،گردیزی پبلشرز،1399ھ،ص 155

[14] یوسفی، رفیق یار خان "تعزیراتِ پاکستان،، مکتبہ فریدی، ط1992، 4۔ص155)

15 عثماني،محمد شفيع،معارف القرآن،مكتبة المعارف كراچي، 341،342/6

[16] قصاص ودیت، ص 78

[17] عبدالقادر عودہ شہیدؒ، اسلام کا فوجداری قانون (اردو)، ج:1، ص:95

18 علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد الكاساني الحنفي (المتوفى: 587هـ)، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع،دار الكتب العلمية ،1406هـ :ج7،ص233

19 المبسوط ۔ جلد 9 ، ص 36

References

1. Abu al-Qasim al-Husayn ibn Muhammad al-Balaraghab al-Asfahani (502 AH), al-Mufradat fi Gharib

al-Qur'an, Dar al-Kalam, Al-Dar al-Shamiyyah Damascus Beirut, 1412 AH, 192:1
2. Al-Ma'ida: 5/8
3. Abu Nasr Isma'il bin Hamad al-Zuhri al-Farabi (393 AH), al-Sahaah Taj al-Lagha wa Sahaah al-Arabiyyah, Dar-ul-Ilm al-Mullayin Beirut, 1987, vol. 5, p. 1885. 1886.
4. Muhammad b. Mukarram b. 'Ali, Abu al-Fadl, Jamal al-Din ibn Manzoor al-Ansari al-Ru'ifi al-'Afriqi (711 AH), Lasan al-Arab, Dar Sadr Beirut, 1414 AH, 2/225
5. Al-Mufaradat fi Gharib al-Qur'an, 192:1
6. Al-Ma'ida: 5/90
7. Al-Qadi Abu Ya'ala, Muhammad ibn al-Husayn b. Muhammad b. Khalaf ibn al-Fara'ah (458 AH), Al-Ahkam al-Sultaniyyah, Dar al-Katab al-Ilmiyyah Beirut, Lebanon, 2000, p. 241.
8. Nadwi, Mujeebullah, Islamic Fiqh, 20:3, Zahid Bashir Printers, Urdu Bazaar, Lahore, (S.N.)
9. 2/34
10. Al-Ma'ida:5/30
11. Abd al-Rahman Abdul Aziz al-Daud: Islam's Penal System, vol. 3, p. 450.
12. Qamal al-Din Muhammad b. 'Abd al-Wahid al-Siwasi, also known as Baban al-Hammam (861 AH), Fath al-Qadeer, Dar al-Fikr Beirut, 1414 AH
13. Husayni, Sayyid Ataullah, Karachi, "Islamic System", Gardezi Publishers, 1399 AH, p. 155
14. Yusufi, Rafiq Yar Khan, Pakistan Penal Code, Maktaba Faridi, Vol. 4, 1992. p. 155)
15. Uthmani, Muhammad Shafi'i, Ma'arif al-Qur'an, Maktaba al-Ma'riyyah Karachi, 6/341, 342
16. Qasas Wadit, p. 78
17. Abdul Qadir Awda Shaheed, The Criminal Law of Islam (Urdu), Vol. 1, p. 95
18. Alaa al-Din, Abu Bakr ibn Mas'ud ibn Ahmad al-Qasani al-Hanafi (d. 587 AH), Bada'i al-Sana'i fi Tarteeb al-Shara'i, Dar al-Katab al-Ilmiyyah
19. 1406 AH: Vol. 7, p. 233
20. Al-Mabsot. Vol. 9, p. 36